الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

مقدمہ (اپنی جمہوریت، یہ تو دنیا نہ آخرت)

جمہوریت کا لوکل برانڈ!

کہنے کو لوگ اِسے اسلامی جمہوریت کہتے ہیں...

طرفہ یہ کہ خود جمہوریت کے ماننے والے اسے جمہوریت ماننے پر تیار نہیں اور خالص اسلام کو پہچاننے والے اسے اسلام کہنے پر آمادہ نہیں!

بعید نہیں یہ کوئی تیسری چیز ہو یعنی اسلام اور نہ جمہوریت۔ مگر بطور مسلمان ہمیں اس سے غرض نہیں کہ یہ کوئی تیسری چیز ہے یا چوتھی یا بیسویں۔ بطورِ مسلمان **ہمیں ایک ہی بات سے غرض ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ آیا یہ اسلام ہے؟** اِس ایک سوال کا جواب اگر اثبات میں نہیں تو پھر اِس مخلوق کی جنس یا ماہیت جاننے پر سر کھپانا ہماری ضرورت نہیں۔ یہ جمہوریت ہے تو، اور اگر جمہوریت کا مذاق ہے تو، ہمیں اِس سے سروکار نہیں۔ یہ جمہوریت ہے یا جمہوریت کے نام پر بھی کوئی واردات؟ اِس پر پریشان ہونا جمہوریت کے پرستاروں کا کام ہے نہ کہ ہم اسلام سیکھنے اور سکھانے والوں کا۔

اصولاً اس موضوع پر اتنی بات کہہ دینا کافی ہے۔ تاہم یہاں ایک خلطِ مبحث کا ازالہ کیے بغیر چارہ نہیں۔ یہ ہے جمہوریت کا 'غیر مغربی' روپ جسے ہمارے دانشور 'اسلامی جمہوریت' سے موسوم فرمانے لگے ہیں۔ زیر نظر رسالہ جمہوریت کی اُس نام نہاد 'اسلامی' شکل سے بحث کرتا ہے جو ہمارے ملکِ پاکستان میں رائج ہے اور جو کہ دورِ حاضر کے ایک مقبول ترین عالمی فیشن، جس کا پیٹنٹ نیم 'ڈیموکریسی' ہے اور جو کہ اِسی نام سے دنیا بھر میں جانا پہچانا جاتا

ہے، کو لوکل برانڈ کے ساتھ چلانے کی ایک کوشش ہے۔ اِس مضمون کی کچھ علمی جہتیں ہمارے دیگر رسائل و مضامین میں بیان ہوں گی۔ یہاں یہ واضح کرنے کی کوشش ہوئی ہے کہ وقت کے اِس مقبول ترین فیشن - ڈیموکریسی - کا یہ ایک نہایت گھٹیا برانڈ ہے جس پر 'اسلامی' کا لیبل لگا کر آج ہمارے سطح بینوں کو اس پر فدا ہونے کی راہ دکھائی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ اِس پر 'اسلامی' لکھا دیکھ کر کئی ایک طبقے اِسے رد کرنے میں ایمان کا خطرہ محسوس کر رہے ہیں!

زیرِ نظر رسالہ "ڈیموکریسی" کے اِسی لوکل برانڈ سے بحث کرتا ہے۔ نیز اس آفت کے ہاتھوں ہمارے دین اور دنیا کا جو اجاڑا ہوا اور ہماری نسلوں کی جو ویرانی ہوئی، یہاں اس کی ایک ہلکی سی تصویر پیش کرنے کی کوشش ہوئی ہے... اور اس کو خیر باد کہہ دینے اور دینِ خداوندی کو سنجیدہ حقیقت کے طور پر لینے کی ایک دعوت۔

ادنیٰ غور سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام ایسی برگزیدہ حقیقت کو اِس نظامِ فاسد سے جو آپ کے ہاں رائج ہے دور نزدیک کا واسطہ نہیں؛ خواہ وہ نظریاتی حوالوں سے ہو یا عملی حوالوں سے۔ یہ مغربی ہے یا مغربی کا کوئی ناکام چربہ ہے، اس پر جس قدر چاہیں بات کر لیں، مگر یہ اسلام بہرحال نہیں۔ یہ کنڈم مال جو ہم پر لاد رکھا گیا اور جس کی باربرداری کے لیے قریباً سات عشروں سے اِس قوم کو برتا اور ہانکا جا رہا ہے؛ اور جس کا بوجھ اِس کی کمر دہری کر چکا یہاں تک کہ اِس کی ہمت جواب دے جانے کو ہے... یہ مشقت یوں تو اِس عظیم مسلمان قوم کے ساتھ بھی زیادتی ہے اور اِس کے استحصال کی ایک بے رحم ترین صورت... تاہم اسلام کے ساتھ تو یہ ایک نہایت گھناؤنی واردات ہے۔

یہ لنڈے کا مال جو کبھی ہماری پہچان نہیں رہا، ہماری اِس مجبور مقہور قوم کے تن پر صاف پہچانا جاتا ہے۔ غلاموں کا ایک بدنما یونیفارم جس کا ریشہ ریشہ بوئے کفن سے لبریز ہے! اس پر

'اسلامی' بیل بوٹے بنانے کی جتنی کوشش ہو رہی ہے وہ صرف اِس کی بدنمائی میں اضافہ کرتی ہے۔

حضرات وخواتین!

آیئے اپنی قوم کو خود شناسی اور خود انحصاری کی راہ پر لے کر چلیں۔ اپنے عقیدۂ صافی سے اِس کو وہ آبِ حیات لے کر دیں جس کی تاثیر سے یہ نہ صرف مغضوب علیہم اور ضالین کی اقتداء سے نکل آتی ہے بلکہ "قوموں کی امامت" کرتی ہے۔ آسمانی شریعت کے وہ سچے کھرے اسباق اِس کو پھر سے ازبر کرائیں جنہیں پڑھ کر مسلمان کسی انسان ساختہ نظام کے حوالوں کا خوشہ چیں نہیں رہتا۔

اپنے نظریاتی وجود کی پہچان کرنے اور کرانے کے لیے، یہاں مانگے تانگے کی اصطلاحات پر گزر اَوقات کرنے کی بجائے... آیئے ملت کا وہ دستور بحال کروائیں جس کی ٹکسال اپنے سکے آپ جاری کرتی ہے۔

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

نوٹ: کتابچہ کا ہر مضمون ہینڈبل کی صورت میں دستیاب ہے۔ تقسیم عام کے لیے ادارہ سے طلب فرمائیے۔

ہر ہینڈبل (مضمون)، ہمارے یہاں سے Rs100 فی سینکڑہ کے حساب سے طلب فرماسکتے ہیں